

جس وقت ملک الموت ہم پر حملہ کرے گا اس وقت ہماری زبان سے وہی نکلے گا جو ہمارے دل میں ہوگا۔ جیسے ایک بزرگ نے ایک طوطا پالا تھا اور اس کو کلمہ کے بول اور قرآن کی آیتیں خوب سکھائی تھیں لیکن وہ طوطا جب مر گیا تو بزرگ خوب رونے لگے لوگوں نے کہا کہ تم کیوں روتے ہو؟ ہم تم کو اس سے بھی اچھا طوطا لا کر دیں گے۔ بزرگ نے فرمایا۔ میں اسلئے نہیں روتا کہ طوطا مر گیا بلکہ اسلئے روتا ہوں کہ میں نے اس طوطے کو کلمہ سکھایا قرآن کی آیت سکھایا لیکن جب بلی نے اس پر حملہ کیا تو اسکی زبان سے ٹیس ٹیس کی آواز آئی۔ تو مجھے اس پر رونا آتا ہے کہ میں بھی (طوطے کی طرح) پوری زندگی کلمہ پڑھتا رہا اور موت کے وقت ملک الموت نے مجھ پر حملہ کیا اور طوطے کی طرح کی دل کی باتیں میری زبان سے نکلے تو میرا بیڑا غرق ہو جائیگا۔ تو اسی پر روتا ہوں۔ بھائی بزرگو! آج ہم نے محنت بھی بالکل نہیں کی ہے اور اسکی فکر بھی نہیں کرتے پھر بھی ہم اطمینان سے زندگی گزارتے ہیں تو ہمیں اپنی زندگی پر رونا چاہئے کہ ایمان بنانے کا موقع موت سے پہلے پہلے کا ہے اور موت کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ اسلئے ہمیں اپنے ایمان کی فکر کرنی ہے اور میں نے پہلے کہا کہ ایک ایمان کا لفظ ہوتا ہے اور ایک صورت ہوتی ہے اور ایک ایمان کی حقیقت ہوتی ہے اور پہلی دو چیزیں لفظ اور صورت اگر اسکا تعلق دل سے نہ ہو یعنی حقیقت سے تو کچھ فائدہ نہیں ہوگا صحابہ کی زندگی میں ایمان کی حقیقت تھی صحابہ کو حضور ﷺ کی باتوں پر جتنا یقین تھا اتنا یقین آنکھوں دیکھی چیز پر بھی نہیں تھا۔ صحابہ ”یہ سمجھتے کہ ہمارا تجربہ جھوٹا ہو سکتا ہے لیکن ہمارے نبی کی بات جھوٹی نہیں ہو سکتی جیسے حضرت خالد بن ولیدؓ کو ایک عیسائی بادشاہ نے زہری بوتل دی اور یوں فرمایا کہ یہ زہرا تازہ ہریلا ہے کہ اس کی ایک بوند بھی اگر کنوئیں میں ڈالیں اور کنوئیں کا پانی جو پیوے وہ مر جاوے تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضور ﷺ کی بتائی ہوئی دعا پڑھی بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئی فی الارض والسماء وھو السبع العظیم یہ کہہ کر پوری بوتل پی گئے لیکن کچھ بھی نہ ہوا کیونکہ ہمارے نبیؐ نے کہا جو بھی اس دعا کو پڑھ کر کوئی بھی چیز کھائے گا پئے گا اس کو اللہ کے سوا کوئی چیز نقصان نہیں کر سکتی ان کو یہ دل سے یقین تھا اسی طرح حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے کسی نے کہا کہ اپنی بیٹیوں کے لئے کچھ پیسوں کا انتظام کیا ہے تم تو دنیا سے جا رہے ہو تو ان کے لئے کوئی فکر کی ہے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیٹیوں کو سورۃ واقعہ سکھادی ہے تو کسی نے کہا کہ اس کا کیا مطلب؟ تو حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ جس کے گھر میں سورۃ واقعہ پڑھے جائے گی اس کے گھر میں کبھی فائدہ نہیں آ سکتا۔ تو مجھے یقین ہے کہ میں نے اپنی بیٹیوں کو سورۃ واقعہ سکھائی ہے تو انشاء اللہ کبھی میری بیٹیوں کے گھر فائدہ نہیں آ سکتا۔ تو اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کو حضور ﷺ باتوں پر کتنا یقین تھا جتنا آج ہم کو صحابہ کے عمل پر بھی یقین نہیں ہے۔ اور یقین بنے گا اس کلمہ کو کثرت سے پڑھنے سے اور اس کلمہ کی کثرت سے دعوت دینے سے۔ اور بدن کے اعمال کو صحیح کرنے سے اسلئے کہ اعمال کا ایمان کیساتھ جوڑ ہے۔ زندگی میں اگر عمل صحیح کئے ہیں تو موت وقت کلمہ نکلتا آسان ہوگا۔ اور اگر عمل برابر نہیں ہے تو اعمال کا اثر موت کے وقت دل پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے زبان سے کلمہ نکلتا مشکل ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک صحابیؓ دنیا سے جا رہے ہیں لیکن زبان سے کلمہ نہیں نکلتا تو حضور ﷺ کو بلایا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ انکی ماں کو بلاؤ ہو سکتا ہے کہ ان کی ماں ان سے ناراض ہو جب بلایا تو پتہ چلا کہ ماں ان سے ناراض تھی جس کی وجہ سے زبان سے کلمہ نہیں نکل رہا تھا جب ماں نے معاف کیا تو فوراً کلمہ زبان سے نکلتا شروع ہو گیا۔ تو اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اگر اعمال برے ہیں تو کلمہ زبان سے نہیں نکل سکتا۔ اسی طرح ایک آدمی دنیا سے جا رہا تھا اسکو کلمہ تلقین کیا گیا وہ کہنے لگا کہ اللہ سے دعا کرو کہ میری زبان سے کلمہ نہیں نکلتا لوگوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے اس نے کہا کہ میں تو لے میں بے احتیاطی کرتا تھا۔ اسی طرح ایک آدمی کو کلمہ تلقین کیا گیا وہ کہنے لگا کہ مجھ سے کہا نہیں جاتا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ ایک عورت مجھ سے تو خریدنے آئی تھی مجھے وہ عورت اچھی لگی میں اسکو دیکھتا رہا جس کی وجہ سے میری زبان سے کلمہ نہیں نکل رہا ہے۔ تو آنکھ کا استعمال غلط ہوا، اب اس کا اثر دل پر پڑا جس کی وجہ سے زبان سے کلمہ نہیں نکلتا۔ تو ایمان کا تعلق اعمال کے ساتھ ہے۔ جیسی زندگی میں میں عمل ہو سکے دیے ایمان پر اثر پڑے گا اور اعمال میں سب سے افضل عمل نماز ہے۔ اس کی وجہ سے ہر عمل صحیح ہوتا ہے۔ اور اچھے عمل ہو سکے تو موت کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے ایک حدیث کا منہوہم ہے سواک کرنے سے ستر فائدہ ہیں۔ ان میں ایک فائدہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو آدمی نماز کی پابندی کرتا ہے تو موت کے وقت فرشتہ آکر شیطان کو ہٹاتا ہے۔ اور مرنے والے کو کلمہ تلقین کرتا ہے۔ تو ان دو حدیثوں سے کیا معلوم ہوا کہ اچھے عمل موت کے وقت